اخبار و افکار

وقائع نگار

۳ - جنوری ۱۹۷۲ء - سیمینار روم میں ارکان ادارہ کا جلسہ ہوا - ڈاکٹر علی رضا نقوی ، ریڈر ادارہ تحقیقات اسلامی نے انگریزی میں ایک مبسوط تنقیدی مقالہ پڑھا - یہ مقالہ این جے کولسن ، استاد مشرقی قوانین ، لندن یونیورسٹی ، کی کتاب "Succession in the Muslim Family" کے تنقیدی جائزے پر مشتمل تھا - ڈاکٹر نقوی کو قانون سے خصوصی لگاؤ ہے۔ حال ہی میں ان کی ایک کتاب "Family Laws of Iran" ادارہ تحقیقات اسلامی نے شائع کی ہے۔

مقالہ شروع ہونے سے پہلے ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی نے اپنی صدارتی تقریر میں مختصراً پاکستان کے حالات حاضرہ کا ذکر کیا - انہوں نے فرمایا کہ یہ مصائب جن سے پاکستانی قوم کو دو چار ہونا پڑا اس کی اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے " ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم " - حالات کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی روش کو تبدیل کریں - ہم میں سے ہر شخص امانت ، دیانت اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے منصبی فرائض کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہو جائے - ہم غفلت کوتاہی اور تضییع اوقات کی عادتیں ترک کر کے اصلاح و تعمیر کی جد و جہد میں مصروف ہوجائیں - ڈاکٹر معصومی نے ارکان ادارہ کو توجہ دلائی کہ وہ بھی ملک کی تعمیر نو میں اپنا بھرپور حصہ ادا کرنے کے لئے کمر بستہ ہوجائیں ، وقت کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے زیادہ محنت سے کام کریں اور اپنے اپنے مفوضہ منصوبوں پر جو کام وہ کر رہے ہیں اس کے اجزا وقتاً فوقتاً اسی طرح جلسے میں بحث و تنقید کے لئے پیش کرتے رہیں۔

ڈاکٹر نقوی نے اپنے مقالے کی ابتدائی سطور میں فاضل مصنف کا تعارف کرایا اور اسلامی قانون پر اس کی دوسری کتابوں کا ذکر کیا اور تقابل کے لئے اس موضوع پر دوسرے مسلم اور غیر مسلم لکھنے والوں کے حوالے دئے۔ اس کے بعد زیر تبصرہ کتاب کے ہر ہر باب کا جائزہ لیا۔ تبصرہ نگار کو مصنف کے اخذ کردہ نتائج سے جہاں کہیں اختلاف ہوا اس کی وضاحت اس انداز سے کی، کہ خود ان کا اپنا نقطہ نظر واضح ہوتا گیا۔ جہاں کہیں مصنف سے فروگذاشت ہوگئی ہے فاضل تبصرہ نگار نے اس کی بھی نشاندھی کر دی۔ بحیثیت مجموعی انہوں نے کتاب کو سراہا اور اسلامی قانون وراثت پر اسے ایک قابل قدر کوشش قرار دیا۔

ڈاکٹر نقوی کی اس کاوش کو حاضرین جلسہ نے استحسان کی نظر سے دیکھا۔ اور ایک اچھا تنقیدی مقالہ لکھنے پر انہیں مبارکباد دی۔ مقالے میں وضاحت طلب امور پر سوالات کئے گئے اور اس کو بہتر بنانے کے لئے بعض تجاویز بھی پیش کی گئیں۔

تبصرہ کے لیے مندرجہ ذیل کتب و رسائل موصول ہوئے:

تلامذۂ میر۔ فیض الاسلام صدیق اکبر نمبر۔ فیض الاسلام قرآن کریم نمبر۔ بنگلہ شکھا۔ شاہ دو عالم۔ علمائے ساھو والا کا تذکرہ۔